تاریخ

چوہان راجپوت

تصنیف لطیف

ابو یوسف محمد منیر چوٹیا چوہان

نظر ثانی

ابو الممتاز ارشاد احمد عباسی صاحب

حسب فرمائش سربراہ خاندان

میاں محمد سلیم خاں چوٹیا چوہان ایڈووکیٹ کچہری منچن آباد

ناشر

ادارہ تحقیق راجپوت چوہان مدھانی والا

ڈاکخانہ خاص براستہ منڈی صادق گنج تحصیل منچن آباد

ضلع بہاولنگر

قومی ترانہ کے خالق
مصنف شاہنامۂ اسلام
ہلال امتیاز پاکستان

ابوالاثر حفیظ جالندھری کی زبانی

چوہانوں کی کہانی

مکرمی جمیل احمد رانا، ایک عمر رسیدہ صحت باختہ مگر باہمت چوہان راناراؤ کا شکرانہ اور سلام قبول کریں۔

آپ کا اشتہاری استفسار وقفائے وقت سے تراشا ہوا آج یہ تحریر لکھوا رہا ہے جیسا کہ آپ اس سرنامہ پر شائع شدہ مطبوعہ دیکھ رہے ہیں۔ میرا نام لکھنے سے اس لئے متحرز ہو چکا ہوں کہ مجھ پر سالک زادہ (۲) نے چوہان راناؤ میرے نام کے ساتھ ایک رسالے میں لکھا ہوا پاکر اپنی قادیانی گلے زیب کا نغرا لگا رکھا تھا۔ اخبار کی غنڈہ گردی کا جواب یہی تھا کہ میں حفیظ جالندھری کا نام ہوں۔ مگر آج آپ کا مطالبہ پاکر بہت خوشی ہے کہ آپ ایسا راجپوت سپرت راجپوتوں کی بکھری ہوئی گوتروں کو وحدت میں لانے کا صدق دل سے متمنی ہے۔ لہٰذا یہ چند سطور بحالت علالت حاضر ہیں اور اگر پروردگار نے چند روز اور عطا کئے اور آپ ماڈل ٹاؤن تک خود قدم رنجہ کر سکے یا اپنے معتمد کو مجھ تک پہنچا سکے تو میں انشاءاللہ ایسا کچھ املا کرا دوں گا جو آپ کے مقصود کا معاون بن جائے گا۔ اس وقت مختصر یہ ہے کہ

شہنشاہ فرخ سیر (۳) کے دور زوال مغلیہ میں جب راجپوتانہ میں راجپوت باغی ہو چکے تھے۔ پرتھوی راج چوہان کی ایک شاخ کا پورا خاندان مسلمان ہو گیا جس کو دوسرے راجپوت باغیوں نے تلواروں پر دھر لیا۔ لیکن یہ بھی تلوار کے

دو بھائی لڑتے بھڑتے گیارہ سو افرادِ خاندان عورتوں مردوں، بوڑھوں، بچوں کو لیے جاتے ہوئے دہلی پہنچے۔ شہنشاہ نے اپنی زوال خوردہ سلطنت میں چوہان راجپوتوں کی اس جسارتِ ایمانی پر فخر کیا۔ اور پرگنہ جالندھر دوآب بڑے بھائی کو اور پرگنہ پٹھانکوٹ سارے کا سارا دریائے بیاس تک چھوٹے بھائی کو ہبہ کر دیا۔ دونوں کو ہفت ہزاری کا منصب بھی دیا۔ جس کے معنی یہ تھے کہ ہر بھائی سات سات ہزار فوجی اور ان کے لیے سامان ان علاقوں کی یافت سے حاصل رکھیں۔ یہ تحریری فرمان اب تک موجود ہیں۔

جالندھر کے نکودر پرگنہ کی زمینیں اور ہوشیارپور تک یعنی کانگڑہ کی حدود تک یہ جاگیریں تھیں اور یہ اس لیے دی گئی تھیں کہ سکھ دھاڑیوں کا قلع قمع بزرگوں کے لیے یہ خاندان دونوں جگہ مغل سلطنت کی کمزور افواج کے بہرصورت مددگار ہوں۔ یہ کام ہوتا رہا۔

لیدا ناں سکھوں کے خلاف میرے بزرگوں کو انگریزوں کی مدد بھی اسی لیے لازم آئی کہ سکھوں کی یورشوں کے دوران میرے بزرگوں نے دینا نگر (ضلع گورداسپور (۴)) میں فوجی چھاؤنی آدینہ بیگ (۵) کی سربراہی میں اور بھنگالہ میں راؤ بھنگالا نے چھاؤنی بنائی تھی۔ دریائے بیاس کے دونوں کناروں سے جالندھری اور پٹھانکوٹی راجپوت تلوریے سکھوں کے خلاف ایک دوسرے کے معاون تھے۔ (۶) قلعہ تاراگڑھ بھی میرے بزرگوں نے دینا نگر سے ۲۳ کوس دور تعمیر کرایا تھا۔ سکھی دور میں یہ خاندان اس قلعہ میں تقریباً خود اختیار کردہ نظر بند رہا۔ لیدا ناں انگریزی کمپنی اور سکھوں کی آویزش میں چارہ کار یہی تھا کہ انگریزوں کی درخواستِ مدد کے لیے مان لی جائے۔ چنانچہ سکھوں کی شکست میں دوسرے عناصر کے ساتھ ساتھ زیادہ حصہ اور مہتابی سحر کے مجاہم کے بزرگوں نے بھی شریک کئے تھے۔ یہ کہانی طولانی ہے!

انگریزوں کے خلاف بہ ایام جنگ آزادی میرے پردادا رانا امام بخش خاں نے مولوی رحمت اللہ کیرانوی (٢) کے ساتھ مل کر سرگرمی سے کام کیا۔ نتیجہ یہ تھا کہ انگریز کمپنی نے ان کا سر حاضر کرنے پر انعام مشتہر کیا۔ اور مولانا کیرانوی کا بھی۔

دونوں حضرات کو شوشہ مکہ پیدل سفر کرنا پڑا۔ میرے پردادا کا مزار جدہ اور مکہ کے درمیان پہاڑی مقام پر ہے۔ جس کو میرے دادا رانا مہرالدین نے وہاں جاکر تعمیر کیا تھا۔ مگر جمیل رانا جی میں لیٹا ہوا یہ حروف لکھ رہا ہوں اب تھک گیا ہوں۔ کاش! آپ کسی کو بھیجیں۔ میں لکھواؤں، حوالے پیش کروں اور آپ مجھے اپنا عزیز ترین رانا پائیں۔

میں محمد حفیظ رانا ملک الشعرا، حسان الملک، ابو الاثر حفیظ جالندھری کا

حواشی (از رانا جمیل)

(١) انتقال: ٢١ دسمبر ١٩٨٢ء، مدفون لاہور

(٢) اشارہ واضح ہے۔ اس لئے یہاں وضاحت نامناسب ہوگی۔

(٣) مغلوں کا کل دور حکومت بابر سے لے کر بہادر شاہ ظفر تک ٣٠٠ سال بنتا ہے اس عرصہ میں اورنگ زیب عالمگیر کے بعد کے وہ ڈیڑھ سو سال بھی شامل ہیں۔ جس میں مغل حکومت سسک سسک کر ختم ہوئی۔ عالمگیر کے بعد اس کے تینوں بیٹے حصول تخت کے لئے باہم برسرِ پیکار ہوئے۔ اس خانہ جنگی میں معظم شاہ کامیاب ہوا۔ جو بہادر شاہ عالم کے نام سے ١٧٠٧ء میں تخت پر بیٹھا اور ١٧١٢ء میں وفات پاگیا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے چاروں بیٹوں کے درمیان جنگ اقتدار ہوئی۔ تینوں بھائیوں کو ٹھکانے لگا کر جہاندار شاہ تخت طاؤس پر براجمان ہوا۔ جسے تھوڑے ہی عرصے بعد مقتول بھائی عظیم الشان کے بیٹے فرخ سیر نے ١٧١٣ء میں پھانسی پر چڑھا دیا اور تیموری خاندان کے سب شہزادوں کو اندھا کر دیا۔ فرخ سیر کا انجام بھی عبرت ناک ہوا۔ سادات بارہہ نے

اسے تخت سے گھسیٹ کر نیچے اتارا۔ لاتوں گھونسوں اور گالیوں کی بوچھاڑ کے بعد اندھا کر کے قید میں ڈال دیا اور بالآخر ۱۷۱۹ء میں گلا گھونٹ کر مار دیا گیا۔

(۴) ۰(۵) دینا نگر، آدینہ بیگ خاں ناظم دو آبہ بست جالندھر نے اپنے نام پر آباد کیا تھا۔ وفات ۱۷۵۸ء۔

(۶) بندا بیراگی کی قیادت میں پنجاب میں سکھوں کے مسلمانوں پر مظالم کا حال جاننے کے لیے "تاریخ پنجاب" از سید محمد لطیف دیکھی جائے۔

(۷) مولوی رحمت اللہ کیرانوی، کیرانہ ضلع مظفر گڑھ۔ یوپی سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے کیرانہ اور اس کے نواح میں انگریزی افواج کا مقابلہ کیا۔ نماز عصر کے بعد مجاہدین کی تنظیم و تربیت کے لیے کیرانہ کی جامع مسجد کی سیڑھیوں پر نقارہ کی آواز پر لوگوں کو جمع کیا جاتا تھا اور اعلان کیا جاتا تھا۔ "ملک خدا کا، حکم مولوی رحمت اللہ کا۔"

جنگ آزادی کے (۱۸۵۷ء میں ناکامی) بعد وہ مکہ معظمہ ہجرت کر گئے۔ وہ جے پور، جودھ پور کے راستے پا پیادہ سورت پہنچے اور وہاں سے مکہ روانہ ہو گئے بعد ان کی کیرانہ اور پانی پت کی جائیداد ضبط کر لی گئی۔ انہوں نے ۱۸۹۰ء میں مکہ معظمہ میں انتقال کیا۔

از "پیام راجپوت" لاہور

راجپوت گوتوں کا مختصر ذکر

نمبر شمار	نام شاخ	مورث	گوت	تفصیل
۱	اچرا	اچرا	کھوکھر	کھوکھر راجپوتوں میں شمار ہیں
۲	املال	راجہ کرن	پنوار	پنوار راجپوتوں میں شمار ہیں اور سورج بنسی ہیں
۳	برماہ	راجہ ڈھل		سورج بنسی راجاؤں کی اولاد ہیں
۴	بانٹھ	راجہ بانٹھ	جنجوعہ	یہ کہتے ہیں کہ ہم راجہ مل راٹھور چندر بنسی کی اولاد ہیں۔
۵	بدھن	راجہ بدھن	سروہیہ	یہ بھی سورج بنسی راجپوت ہیں
۶	بھٹی	راجہ بھاٹی	بھٹی	ان کا قدیم وطن بھٹنڈہ تھا۔ چندر بنسی یا بھادو بنسی راجپوت ہیں
۷	بگیال	راجہ بینگ	بھٹی	چندر بنسی راجپوت ہیں
۸	بوڑ	راجہ بوڑ	باجوہ	سورج بنسی راجپوت پنواروں کی شاخ ہیں
۹	نون	راجہ بھرن	پنوار	سورج راجپوت کہلاتے ہیں
۱۰	بورچہ	راجہ بورچہ	بھٹی	چندر بنسی راجپوت ہیں
۱۱	بھالو	بھالو	کھوکھر	چندر بنسی راجپوت کھوکھر کہلاتے ہیں
۱۲	بھُلے			چندر بنسی راجپوت ہیں
۱۳	بھنڈیا	بھنڈ	پنوار	راجہ کرن پنوار سورج بنسی راجپوت ہیں۔
۱۴	بسرائے	بسرا	پنوار	سورج بنسی راجپوت ہیں
۱۵	بھلڑ	بھلڑ	چوہان	چوہان گوندل کی شاخ ہیں چندر بنسی راجپوت ہیں
۱۶	بوسال	راجہ بوسل	گوندل چوہان	گوندل چوہان راجپوتوں کی شاخ ہیں
۱۷	بالر	بالا	کھوکھر	کھوکھر چندر بنسی راجپوت ہیں

۱۸	بھوک	بھوک	رانجھا	چندر بنسی راجپوت ہیں
۱۹	بھاگٹ	بھاؤ	بھاؤ راجپوت	سورج بنسی راجاؤں کی نسل ہیں
۲۰	بھگدیا	بھاگڑ	جنجوعہ	یہ اپنے آپ کو جنجوعہ راجپوتوں کی شاخ بتاتے ہیں
۲۱	بڈریا	راجہ بڈھ	پنوار	سورج بنسی راجپوت ہیں
۲۲	باجوہ	باجہ	پنوار	سورج بنسی راجپوتوں کی اولاد ہیں
۲۳	پنتو	پنتو	سندھو	سندھو بھی راجپوتوں کی ایک معزز شاخ ہے
۲۴	پیرنی	راجہ پیرنی	بھٹی	سرم بنسی راجپوت کہلاتے ہیں
۲۵	پوتی	راجہ پوت	پنوار	سورج بنسی راجپوت کہلاتے ہیں
۲۶	پیروے	راجہ پیرو	بھٹی	چندر بنسی جادو بنسی راجپوت مشہور ہیں
۲۷	تتلے	تتلا	جنجوعہ	یہ اپنے آپ کو جنجوعہ راجپوتوں میں شمار کرتے ہیں
۲۸	تیال	تھاتو	نارے	سورج بنسی ہیں اور نارے ان کے بھائی بند ہیں
۲۹	تھرتھال	راجہ جگدیو	نارے	سورج بنسی راجپوت ہیں
۳۰	تھتل	تھتل	چوہان	چندر بنسی راجہ گان کی نسل ہیں
۳۱	تیکھر	تاکر	تنوار	چندر بنسی راجپوتوں کی نسل ہیں
۳۲	تارڑ	راجہ کرن	پنوار	یہ سورج بنسی راجپوت ہیں محمد غزنوی نے ان کو مسلمان کیا
۳۳	توڑ	توڑا	بھٹی	یہ بھٹی یادو بنسی چندر بنسی کی اولاد ہیں
۳۴	توتے	دریام	گوندل	یہ گوندل چوہان راجپوتوں کی نسل ہیں
۳۵	جادو	سری کرشن	جادو	یہ جادو بنسی چندر بنسی راجہ سری کرشن والئ دوارکا کی اولاد ہیں
۳۶	جھٹ	جھٹ	سیرا	یہ سیرا وغیرہ کے بھائی بند ہیں۔ راجپوت کہلاتے ہیں
۳۷	جال	جالا	کھوکھر	یہ چندر بنسی کھوکھر راجپوت ہیں
۳۸	جوئیہ	راجہ اک مل	جوئیہ	مشہور چندر بنسی ۳۶ شاہی خاندانوں میں شمار ہے
۳۹	جکھڑ	جکھڑ	پنوار	سورج بنسی سرم بنسی راجاؤں سے تعلق ہے

۴۰	جسپال	راجہ جس پال	گوندل	یہ گوندل چوہان چندر بنسی راجپوت ہیں
۴۱	جیال	راؤ جے پال	چندر بنسی	یہ چندر بنسی ہیں جو جے راؤ والی راجپوری کی نسل ہیں
۴۲	چھیہ چھٹہ	راسٹہ پرتھی	چوہان	یہ اپنے آپ کو راجہ پرتھوی راج چوہان کی نسل بتاتے ہیں
۴۳	چوہان	راجہ چوہان	چوہان	چندر بنسی اگنی کل راجپوت ہیں
۴۴	جنجوعہ	راجہ مل راٹھور	جنجوعہ	چندر بنسی راٹھور راجپوتوں کی اولاد ہیں
۴۵	چھتر	چھتر	سروپیہ	سروپیہ راجپوتوں کی اولاد ہیں
۴۶	چھٹر	نامعلوم		سورج بنسی راجپوتوں کی اولاد ہیں
۴۷	چاچ	چاچ	لنگاہ سنگی	چندر بنسی راجپوتوں میں شمار ہوتے ہیں
۴۸	دھاڑیوال	مرہٹہ	بھٹی	چندر بنسی راجپوتوں میں شمار ہوتے ہیں
۴۹	دوہڑار	دوہڑار	کچھواہہ	یہ اجودھیا کے راجپوتوں میں گنے جاتے ہیں
۵۰	دھانڈ	نامعلوم	سنہاسی	یہ راجہ رام چندر کی اولاد کہلاتے ہیں
۵۱	دھول	راجہ دھم	بھٹی	چندر بنسی یادو بنسی راجپوت ہیں
۵۲	دھمال	راجہ دھم	بھٹی	چندر بنسی راجپوتوں میں شمار ہیں
۵۳	دھرتھڑ	راجہ کرن	پنوار	سورج بنسی راجپوتوں میں شمار ہوتے ہیں
۵۴	ڈھسنڈریہ	نامعلوم	سروپیہ	سروپیہ راجپوتوں کی شاخ ہیں
۵۵	ڈھونڈہ	اولاد راجہ کرن	پنوار	سورج بنسی راجپوتوں میں شمار ہیں
۵۶	ڈب	صفتی نام ہے	جنجوعہ	چندر بنسی راجپوتوں میں شمار ہیں ان کا ڈب نام پڑا ہے کہ ان کے بزرگوں نے اکبر بادشاہ کو ڈب گھوڑا پیش کیا تھا۔
۵۷	ڈھنڈی	راجہ ڈھنڈی	پنوار	سورج بنسی راجپوت پنوار ہیں اور راجہ کرن کی اولاد ہیں
۵۸	ڈھلو	ڈھلو	کوراپیہ کی شاخ ہیں	یہ سیرا خاندان سے بھی تعلق رکھتے ہیں
۵۹	ڈھالے	ڈھال پیش کرنے	بھٹی	چندر بنسی جادو بنسی راجپوت ہیں اکبر بادشاہ کو ڈھال پیش کی تھی
۶۰	برندھالا	نامعلوم	بھٹی	چندر بنسی راجپوتوں میں شمار ہیں
۶۱	رینگ	رینگ	اگنی بنسی	یہ اگنی بنسی راجپوت ہیں

۶۲	رچھپال	وچھپ	ہنجرا	یہ دکن سے پنجاب میں وارد ہوئے۔ قبیلہ ہنجرا سے تعلق ہے
۶۳	رتیسی	رام سین	منہاس	سورج بنسی راجپوت راجہ رام چندر کی اولاد ہیں
۶۴	رتیال	رتیال	پنوار	یہ راجہ کرن کی اولاد کا دعویٰ کرتے ہیں
۶۵	راین	راین	پنوار	یہ بھی راجہ کرن کی اولاد ہیں ان کے بھائی بنفر دھیار ہیں
۶۶	سریل	سریل	چوہان	چندر بنسی چوہان قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں
۶۷	سگھڑ	سگھڑ	وڑائچ	راجہ کرن کی اولاد ہیں اور پنوار وڑائچ کی شاخ ہیں
۶۸	سوہے	سوہی	چوہان	چندر بنسی چوہان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں
۶۹	ساہی	ساہی	پنوار	یہ راجہ کرن کی اولاد ہیں جو پنواروں میں شمار ہے
۷۰	سیال	رائے سیال	پنوار	یہ راجپوت پنوار ہیں رائے سیال کی نسل ہیں
۷۱	شیال	شیال	سشرودیہ	سوم بنسی راجپوتوں سشرودیہ راجپوتوں کی اولاد ہے
۷۲	سندھو	سندھو	پنوار	راجہ جگدیو پنوار کی اولاد ہیں۔ سندھو، ماہی، ڈھلو کے بھائی بند ہیں۔
۷۳	سندرانہ	سندر	گوندل	یہ گوندل چوہان راجپوت ہیں۔ یہ ڈھوڈرہ کی شاخ ہیں
۷۴	سکھیر	سکھیر	پنوار	یہ راجہ کرن پنوار کی نسل سے ہیں
۷۵	سہوترہ	سہوترہ	بھٹی	چندر بنسی راجپوت بھائی گوت کی شاخ ہیں
۷۶	سیدہ	سدہ	بھٹی	یہ دھاریوال کی شاخ ہیں بھٹی راجپوتوں میں شمار ہیں
۷۷	سوریہ	سوریہ	بھٹی	یہ بھی بھٹی راجپوت ہیں
۷۸	سوہال	سوہل	بھٹی	یہ راجپوت سوم بنسی ہیں بھٹی راجپوت ہیں
۷۹	سرائے	سرا	بھٹی	یہ چندر بنسی جادو بنسی بھٹی راجپوت ہیں
۸۰	سپرائے	سپرا	نامعلوم	راجپوت کہلاتے ہیں جاٹوں سے رشتہ کرتے ہیں
۸۱	کھنجیال	راجہ گنجہ	جنجوعہ	یہ راجپوت چندر بنسی راجہ جنجوعہ قبائل تصور کرتے ہیں
۸۲	کلوال	کلو	بھٹی	سوم بنسی راجپوت بھٹی ہیں۔

۸۳	کدیال	کدی رائے	پنوار	سورج بنسی راجپوت ہیں۔ پنواروں میں شمار ہوتے ہیں
۸۴	کوتھڑ	کوتھڑ	گھنگ	گھنگ راجپوت کہلاتے ہیں
۸۵	کدھر	کدھر رائے	پنوار	یہ پاک پتن میں پہلے آباد تھے سورج بنسی راجپوت ہیں
۸۶	کھرل	کھرل راجپر	پنوار	یہ باجوہ راجپوتوں میں شمار ہیں دکن سے پنجاب آئے۔
۸۷	کھیڑہ	نامعلوم	نامعلوم	رنگ پور کھیڑہ میں جھنگ میں آباد ہیں۔ تفصیل معلوم نہیں
۸۸	کھنگ	راجہ کھنگ	سورج بنسی	یہ اجودھیا کے راجپوتوں میں مانے جاتے ہیں
۸۹	کھیر	کھیپہ	بھٹی	چندر بنسی راجپوتوں میں شمار ہیں
۹۰	کلیال	راجہ شاسبھاجی	بھٹی	چندر بنسی راجپوت ہیں
۹۱	کنوہ	کنوہ	منہاس	سورج بنسی راجپوتوں میں شامل ہیں۔ منہاس راجپوت ہیں
۹۲	کنب	کنب	رانجھا	یہ رانجھا گوت سے تعلق رکھتے ہیں
۹۳	کوروٹانہ	کورو	بھٹی	یہ چندر بنسی راجپوتوں کی شاخ ہیں
۹۴	کلیار	کلیہ	چوہان	چندر بنسی چوہان راجپوت ہیں
۹۵	گورایہ	گوری رائے	معلوم نہیں	سوم بنسی سرویہ راجپوتوں کی نسل سے ہیں
۹۶	گل	رائے پورب	پنوار	یہ سورج بنسی راجپوت ہیں۔ انگریزوں کی آمد پر ملتان کا حاکم مول راج گل تھا۔
۹۷	گھنگور	گدی گور	رانجھا	یہ رانجھا راجپوتوں کی نسل میں عربی النسل ہے
۹۸	گھلو	گھلو	بھٹی	یہ چندر بنسی ہیں اور ڈڈیہ، ناپچ اقوام و جرائے کے بھائی بند ہیں
۹۹	گوندل	راجہ گوندل	چوہان	چندر بنسی چوہان راجپوتوں کی شاخ ہیں
۱۰۰	گھرڈیو	گھرڈیو	بھٹی	یہ بھٹی راجپوتوں کی شاخ ہیں
۱۰۱	گھومن	راجہ گھومن	جنجوعہ	یہ جنجوعہ راجپوتوں کی شاخ ہیں۔ سیالکوٹ و دیگر نواح میں ہیں
۱۰۲	گھونگ	گھونگا	گوندل	یہ گوندل چوہان راجپوتوں کی شاخ ہیں
۱۰۳	گجرال	گنتو	بھٹی	یہ بھٹی راجپوتوں کی شاخ ہیں۔ چندر بنسی ہیں
۱۰۴	گوجچہ	گوجچہ	بدھن	یہ سرویہ راجپوتوں کی شاخ ہیں۔ بدھن سے تعلق رکھتے ہیں۔

۱۰۵	ڈار	ڈار	بھٹی	یہ مسی سنگھرہ پسر بھیشر کی اولاد ہیں بھٹی راجپوت ہیں
۱۰۶	لوہدرہ	لوہدرہ	منہاس	یہ منہاس راجپوتوں میں شمار ہوتے ہیں
۱۰۷	ٹک	رائے بھرت	پنوار	سورج بنسی راجپوتوں میں شمار ہوتے ہیں
۱۰۸	لنگاہ		سولنگی	یہ سولنگی راجپوت ہیں۔ علاوہ گجرات کے انہوں نے ملتان پر حکومت کی
۱۰۹	لنگڑیال	رتن بھولا	چندر بنسی	یہ پانڈوؤں کی نسل ہیں۔ ان کا مورث اعلیٰ رتن بھولا ہے
۱۱۰	مہے	راجہ تیجو		منہاس راجپوتوں کی شاخ ہیں راجہ تیجو کی اولاد ہیں
۱۱۱	مہر	رائے جیسر	منہاس	یہ منہاس راجپوتوں کی شاخ ہیں ان کا مورث اعلیٰ خاندی شہاب الدین غوری کا ملازم تھا
۱۱۲	ملیے	ملیے	سورج بنسی	سورج بنسی راجپوتوں میں شمار ہیں۔ ملیے نامی مسلمان ہوا
۱۱۳	منڈ	رائے جے سنگھ	بھٹی	یہ سرد یا راجپوتوں سے راجہ منڈ کی اولاد ہیں۔ بھٹی راجپوت ہیں
۱۱۴	مٹو	مٹو	بھٹی	یہ ادیاہ راجپوتوں میں شمار ہیں بھٹی راجپوتوں کی شاخ ہیں
۱۱۵	مہوٹہ	مہوٹ	بھٹی	یہ بھی بھٹی راجپوتوں کی ایک شاخ ہے
۱۱۶	ملتانی		بھٹی	یہ قوم ملتان میں سکونت رکھنے کی وجہ سے ملتانی کہلاتی ہے
۱۱۷	متی	رائے متا راجہ کرن	پنوار	یہ راجہ کرن کی اولاد سے رائے متا کی نسل ہیں
۱۱۸	مڑیال	مڑل	بدھن	یہ بدھن راجپوتوں سے تعلق رکھتے ہیں
۱۱۹	مرڈ	مرڈ	مربوس	یہ اپنا حسب نسب مربوس سے ملاتے ہیں۔ راجپوت ہیں
۱۲۰	میکن	میکن	پنوار	یہ سورج بنسی راجپوتوں میں شمار ہوتے ہیں
۱۲۱	مرل	مرل	مرل چوہان	چوہان راجپوتوں کی شاخ ہیں
۱۲۲	ماتھر	ماتھر	منہاس	یہ منہاس راجپوت ہیں ان کا بزرگ ماتھر بوندی سے پنجاب آیا
۱۲۳	مُل	مُل	نامعلوم	یہ ملک دکن سے آئے مگر معلوم نہیں کہ کس گوت سے ہیں
۱۲۴	نت	نت	سورج بنسی	یہ سورج بنسی ہیں۔ اجودھیا ان کا مسکن تھا
۱۲۵	ننگیال	ننگیال	بھاؤ منہاس	یہ منہاس راجپوتوں سے ہیں۔ شاخ بھاؤ سے تعلق ہے

۱۲۶	نجرہ	نجر	بھٹی	بھٹی راجپوتوں سے ان کا تعلق ہے - نجر کی اولاد ہیں
۱۲۷	ورک	ورک	منہاس	یہ بھی منہاس راجپوتوں کی شاخ ہیں
۱۲۸	وروائے	وروائے	دھاروڑ	یہ دھاروڑ راجپوتوں کی اولاد ہیں
۱۲۹	وڑائچ	وڑائچ	سورج بنسی	یہ سورج بنسی راجہ کرن کی اولاد ہیں
۱۳۰	ہنجراؤ	ہنجراؤ	سروہیہ	یہ سروہیہ راجپوتوں کی شاخ ہیں
۱۳۱	ہرل	ہرل	پنوار	یہ کھرل و ہرل آپس میں بھائی بند ہیں - سورج بنسی پنوار ہیں
۱۳۲	ہوبگن	ہوبگن	بھٹی	یہ بھٹی راجپوتوں میں سے ہیں - چندر بنسی ہیں
۱۳۳	گھوڑلیایا		سورج بنسی	ان کو شہاب الدین غوری نے ایک وسیع علاقہ دیا جس کا محیط ۸۰ میل تھا -
۱۳۴	منج	راجہ منج	بھٹی	بھٹی راجپوتوں کی شاخ ہیں
۱۳۵	وٹو	وٹو	بھٹی	چندر بنسی راجپوتوں کی شاخ ہیں -
۱۳۶	جیپال	راجہ جے پال	بھٹی	چندر بنسی راجاؤں کی نسل ہیں -
۱۳۷	ٹوانہ	ٹے اؤ	سیال	سورج بنسی راجپوتوں کی اولاد ہیں
۱۳۸	کینال		بھٹی	بھٹی راجپوتوں میں شمار ہیں
۱۳۹	کھیچی		چوہان	چندر بنسی چوہانوں کی اولاد ہیں
۱۴۰	مستی			یہ راجپوت ہیں راولپنڈی و ہزارہ میں مقیم ہیں
۱۴۱	سلہریا	راجہ سہگل	چندر بنسی	یہ چندر بنسی راجپوت ہیں سیالکوٹ وغیرہ میں رہتے ہیں
۱۴۲	جیب	راجہ جیب چند	سورج بنسی	یہ دراب بن بہمن کی اولاد ہیں - بھمبر گجرات و جہلم میں آباد ہیں -
۱۴۳	دھنیال	دھنی	چندر بنسی بھٹی	راجپوت چندر بنسی ہیں اور یہ ملتان ساہیوال میں آباد ہیں
۱۴۴	دلیلاں	راجہ دلیل	چوہان	چندر بنسی راجاؤں کی اولاد ہیں - دہلی کے نزدیک پہلے آباد تھے -

۱۴۵	راجڑ	رائے جابر	بھٹی	چندر بنسی ہیں یہ سرگودھا، ساہیوال، بہاولپور اور سندھ میں آباد تھے
۱۴۶	نارو	راجہ نارو	سورج بنسی	یہ راجہ رام چندر کی اولاد ہیں زیادہ تر کشمیر اور راولپنڈی میں ہیں
۱۴۷	نریان	رام نرائن	چوہان	یہ چندر بنسی راجپوتوں کی اولاد ہیں اب کہیں کہیں پاکستان میں ہیں
۱۴۸	لمگرال	راجہ لمگ	چندر بنسی	راجپوت چندر بنسی ہیں۔ کشمیر و پنجاب میں آباد ہیں
۱۴۹	پربانہ	پربانہ	پنوار	سورج بنسی سیال ہیں۔ ٹوانہ، پروانہ، بھروانہ بھی سیال ہیں
۱۵۰	کھیوال		منہاس	سورج بنسی ہیں۔ رام چندر کی اولاد ہیں۔ ٹوگرہ ماشر وغیرہ ان سے ہیں۔
۱۵۱	مندرجہ ذیل پنوار دھڑی راجپوتوں میں شمار ہیں۔			
۱	چترجے			
۲	رتھ			
۳	دسیر			
۴	گوندلانہ			
۵	سچرانہ			
۶	وگسانہ			
۷	کھیلا			
۸	بجرانہ			
۹	رانکے			
۱۰	کسانے			
۱۱	کمیانہ			
۱۲	بھروانہ			
۱۵۱	کاٹھیا	راجہ کاٹھ	سورج بنسی	یہ سورج بنسی راجاؤں کی شاخ ہے گجرات کاٹھیاواڑ ان کا آبائی وطن تھا۔ ضلع ساہیوال میں ان کی آبادیاں تھیں۔

۱۵۲	بدیال	راجہ بدھ	سورج بنسی	راجہ رام چندر کی اولاد سے ہیں۔ سورج بنسی راجپوت کہلاتے ہیں۔
۱۵۳	بھوڑ		جوترہ	کھرل اور جوترہ قوم کے بھائی مانے جاتے ہیں سورج بنسی ہیں۔
۱۵۴	گکھڑ	راجہ گکھڑ	راجپوت	یہ اپنے آپ کو کیانی کہلاتے ہیں۔ لیکن ہمارے خیال میں راجپوت ہیں
۱۵۵	دیوڑو	دیوشٹ نامی	چوہان	یہ چندر بنسی راجپوت ہیں۔ ریاست سروہی کے حکمران رہے۔
۱۵۶	قائم خوانی	قائم خان	چوہان	چندر بنسی راجپوت ہیں ان کی چندریا سیاہ تھیں
۱۵۷	لال خوانی	لال خان	سورج بنسی	سورج بنسی راجپوت ہیں رام چندر جی کی اولاد ہیں
۱۵۸	اخوند زادہ		جادو بنسی	جادو بنسی راجپوت ہیں۔ راجہ سری کرشنا کی نسل ہیں۔
۱۵۹	لون و ماگرہ		سورج بنسی	یہ سورج بنسی راجپوت ہیں۔ کشمیر میں آباد ہیں۔

مندرجہ بالا راجپوت شاخوں گوتوں کے علاوہ کئی راجپوتوں کی شاخیں ہیں۔ جن کو تاریخ راجپوت میں لکھا گیا ہے۔ جن کے شجرے اور تفصیلی حالات ہیں۔ مندرجہ گوتوں کی مشہور فہرست ہے۔ تاکہ اقوام راجپوت اس سے اپنی نسل کی شناخت کر سکیں۔ جو کہ ہر راجپوت نسل کے لئے ضروری ہے۔

میں نے اپنے اس چھوٹے سے دیباچہ میں راجپوتوں کی پرانی شان کو ظاہر کیا ہے۔ جو کہ ہر بچہ ور راجپوت کے لئے باعث فخر ہے۔ اللہ ہم سب کو آگے قدم بڑھانے کی توفیق دے۔

انور جنجوعہ

چوہان راجپوتوں کی اہم شاخیں

راجہ چوہان مورثِ اعلیٰ چندر بنسی اگنی کل سے تعلق رکھتے ہیں

۱ - چوہان
۲ - ہٹر
۳ - موہلی گگرا
۴ - دیوڑا
۵ - بھیا
۶ - کیچی
۷ - میخوار
۸ - گوئیوال
۹ - کھیرودیہ
۱۰ - نتریان
۱۱ - مالانی
۱۲ - پوربیہ
۱۳ - مور
۱۴ - مدریچہ
۱۵ - پالیچہ
۱۶ - نسبرہ
۱۷ - دودسیہ
۱۸ - نکمپ
۱۹ - کچرہ

۲۰ - بہارو

۲۱ - بنکٹ

۲۲ - بسوریچہ

۲۳ - قائم خوانی

۲۴ - شیخا خوانی

۲۵ - لورانی

۲۶ - کروانی

۲۷ - نمتل

۲۸ - کلیہ یا کلیار (ان کا مورث اعلیٰ کلیہ چوہان تھا۔)

۲۹ - گوندل (دتوتے چوہانوں کی شاخ گوندل ہیں۔ ان کا مورث اعلیٰ وریام تھا - دوسری روایت کے مطابق جسپال شاخ سے ہیں۔ اور مورث اعلیٰ راجہ جس پال تھا - ان کا مورث اعلیٰ مرل چوہان تھا۔

۳۰ - مرل

۳۱ - لبلیر

۳۲ - موہل

۳۳ - باہرال

۳۴ - جنڈڑ

۳۵ - کٹاریہ

۳۶ - جسپال

۳۷ - کالس وغیرہ

۳۸ - سنگریم

۳۹ - جانگھ

۴۰ - ریوڑہ یا سروہیہ
اس خاندان کا مورث اعلیٰ دیوٹ نامی ایک چوہان راجپوت تھا -
اس نے کوہ ابو کو جو کہ مشہور صحت افزا مقام تھا - اپنا دارالخلافہ بنایا جہاں پر سروہی ریاست کا دارالخلافہ تھا - جوکہ انگریزوں کی عملداری میں اس ریاست پر یہ خاندان حکمران چلا آیا - مشہور سروہیہ خاندان اسی کو کہتے ہیں -

(راجہ محمد انور بحوالہ تاریخ راجپوت) ص۱۳۷

۴۱ : چیمہ } یہ اپنے آپ کو راجہ پرتھی راج چوہان کی نسل بتاتے ہیں -
۴۲ : چیٹھہ }

۴۳ - کھبل

۴۴ - چوٹیا - اس خاندان کا مورث اعلیٰ میاں چند چوہان تھا - جن کا اصل مسکن تاراگڑھ تھا - جہاں چوٹیا رہتا تھا - چوٹیا کا اصل نام راجہ انور راج چوہان تھا - جن کی آٹھویں پشت سے راجہ جبرا پال گزرا ہے - جس کی حکومت بھٹنڈہ سے دریائے ستلج تک تھی - یہ خاندان پورے پنجاب میں دور دور تک پھیلا ہوا ہے -

چوہان خاندان کی معروف گوتوں کا مختصر حال

۱ ۔ بجاریکے

۲ ۔ گوندل

۳ ۔ چیمہ

۴ ۔ ککھی

۵ ۔ مرل یا مڑل

۶ ۔ چٹھہ

۷ ۔ چوڑیہ

۸ ۔ سوہی گرا

۹ ۔ دلیوڑہ یا سردہیہ

۱۰ ۔ بھٹدوریہ

۱۱ ۔ ہاڑا

۱۲ ۔ شیخانی

۱۳ ۔ قائم خانی

۱۴ ۔ خانزادہ

۱۵ ۔ گھوڑے واہ

۱۶ ۔ سہو

چوہان خاندان کی معروف گوتوں کا مختصر حال

۱. بھانیکے چوہان :- آلہ چوہان کی چھٹی پشت سے چین چوہان ہوا۔ اس کے تین فرزند تھے۔ خیرا، بھانا، سدھار۔ خیرا کی اولاد خیرے کے، بھانا کی اولاد بھانیکے اور سدھار کی اولاد سدھار کے کہلائی۔ پورے پنجاب میں پائے جاتے ہیں۔

۲. گوندل چوہان :- مانک چند چوہان کی بارھویں پشت میں راجہ گوندل تھا۔ جس سے گوندل چوہانوں کی گوت چلی۔ دریائے جہلم اور چناب سے متصل گوندل بار کا علاقہ اسی قوم کے نام سے مشہور ہے پنجاب کا سنسس میں مذکور ہے کہ ضلع جہلم میں ۱۳۸۸ اور شاہ پور سرگودھا میں ۶۶۷۴ افراد نے اپنے آپ کو گوندل چوہان لکھوایا ہے۔ گوندل نام کی ایک ریاست بھی ہندوستان میں تھی۔ جس پر کافی عرصہ تک یہ خاندان حکمران رہا۔ اس ریاست کے آخری حکمران ہز ہائی نس بھوج راج جو کہ ۱۹۴۴ء میں تاجدار ہوا۔ اس کے پہلے حکمران راجہ کمبھوجی اول جس نے اس ریاست کی بنیاد رکھی تھی۔ صرف ۲۲ گاؤں کا حکمران تھا۔ لیکن بعد ازاں فتوحات کر کے اپنی ریاست کو وسعت دی۔ لیکن اس ریاست کے مرحوم حکمران راجہ بھگونت سنگھ نے خوب تعلیمی اور معاشی طور پر ریاست کو مضبوط کیا۔

راجہ انور خاں جنجوعہ لکھتے ہیں۔ کہ

"شجرہ نسب کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چوہان خاندان

کی یہ شاخ ایک مدت سے ہندوستان میں آباد ہے جو کہ دیگر چوہان شاخوں کی طرح اپنی جاہ و حشمت رکھتی تھی۔ اور چند ریاستیں ان کے زیر اثر تھیں۔ جن کا اتا پتا تاریخوں سے ملتا ہے۔ ریاست نوانگر اور ریاست گوندل اسی قبیلہ کی ریاستیں تھیں۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ قبیلہ کب پنجاب آیا اور کب مسلمان ہوا۔ خیال ہے کہ یہ راجپوت بھی دوسرے قبائل کی طرح بزرگان دین کی تبلیغ سے مشرف بہ اسلام ہوا۔ بابا فرید شکر گنج اور حضرت شاہ جہانیاں جہاں گشت کی تبلیغ سے دائرہ اسلام میں آئے ہیں۔ پنجاب میں ان کی اکثریت اچھے زمینداروں میں ہے۔

آگے تحریر کرتے ہیں۔ کہ "گوندل راجپوت جو کہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا اور اس کے علاوہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات و دیگر مقامات پر پھیلی ہوئی نظر آتی ہے اس قبیلہ کے فرد جو کہ اپنی تاریخ سے لگاؤ رکھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ یا جیئے شجرہ سے معلوم ہے کہ گوندل چوہان راجپوت سانٹے پرتھی کے پوتے کے خاندان سے ہیں۔ اور اس قوم کا ایک شخص بنام اکھنو در عہد مغلیہ بادشاہ محمد شاہ رنگیلا مغلیہ زوال کے دور میں گرام سمانہ موجودہ ضلع کرنال نیز دہلی یا تمام انڈیا سے نقل مکانی کر کے اس علاقہ میں آیا جہاں گوندل قوم کی اب اکثریت ہے۔ یہاں گوجر قوم کا قبضہ تھا۔ آیا۔ لیکن اکھنو نامی گوندل نے بزور شمشیر گوجر قوم کو یہاں سے لاوارث کر کے اس بار گوندل نامی کا وارث بن کر قابض ہو گیا۔ ان ایام سے اس بار کا نام گوندل پڑ گیا۔ اب یہاں قوم گوجر سے کوئی زمیندار نہیں ہے۔ بلکہ قوم راجپوت کے نام سے یہ قوم اب آباد ہے اور زمیندار ہے۔ سنہ ۱۹۴۷ء کی تقسیم کے بعد کچھ گوجر یہاں آ کر آباد ہوئے ہیں۔ قوم گوندل جو کہ آگے چھوٹی گوتوں سے

پکاری جاتی ہے۔ ان سے گوندل راجپوتوں کے گاؤں آباد ہیں۔ جیسے کہ مندرجہ ذیل ناموں سے ذیل میں درج ہیں۔

۱ - ممنانہ	۲ - کھلوانہ
۳ - دیوآنہ	۴ - دھدیانہ
۵ - جون والیہ	۶ - وڑیانت
۷ - مرمیانہ	۸ - جیپال
۹ - اکھیانہ	۱۰ - اکنانہ
۱۱ - یکنانہ	۱۲ - بوسال
۱۳ - چھموں	۱۴ - ساہنا
۱۵ - بلہشر	۱۶ - ہریانہ

الغرض ۲۵۰ کے قریب الگ الگ گاؤں آباد ہیں۔ پھالیہ، گجرات، پھلوال سرگودھا میں اکثریت گوندل راجپوت چوہان ہیں۔ نیز ان ہی گوندل قبائل میں سے کئی گھرانے ساہیوال، ملتان و دیگر اضلاع کے چکوک و آبادیوں میں آباد نظر آتے ہیں۔" (ص ۴۳، ۴۴)

۳ : چیمہ

ان کا شجرہ بھی چوہان راجپوتوں سے ملتا ہے۔ پرتھوی راج چوہان کی حکومت کے خاتمہ پر امرتسر چلے آئے۔ ان کے ایک بزرگ مچھوتو مل چوہان نے علاؤالدین خلجی کے زمانے میں ایک گاؤں دریائے بیاس کے کنارے آباد کروایا۔ اُس کے پوتے رانا کانگ سے چیمہ خاندان کا آغاز ہوا۔ اس

قبیلہ کے زیادہ تر افراد اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

۴ : کیچی

یہ بھی چوہان خاندان کی معروف گوت ہے۔ اس خاندان کی مکمل تاریخ ٹھاکر مادھو سنگھ کیچی رئیس اعظم محلہ گگل جودھپور نے شائع کروائی تھی۔ بقول شہادت علی خان کیچی صاحب

"متحدہ ہندوستان میں سابق ریاست کیچی پور بھوپال ایجنسی اور سابق ریاست چھوٹا ادھے پور اور ریاست باریہ (بمبئی پریذیڈنسی) کے حکمران بھی کیچی راجپوت تھے۔ صوبہ پنجاب میں تحصیل عیسی ضلع ملتان حال وہاڑی اور ضلع سرگودھا میں قصبہ خوشاب سے متصل موضع انگہ اور کھوڑہ ان کے طاقتور مرکز ہیں۔ علاوہ اس کے علاقہ بھکر ضلع میانوالی، ضلع لائلپور حال فیصل آباد اور ساہیوال کے علاقہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اور سب کے سب مسلمان ہیں ان میں سے اکثریت غوث پیر حضرت بہاول الحق زکریا ملتانی کے دست مبارک پر داخل اسلام ہوئی"

۵ : موہل :-

یہ خاندان بھی چوہان الاصل ہے۔ ضلع حصار میں آباد تھے۔ مگر اب یہ ساری آبادی مغربی پنجاب کے ضلع بہاولپور، ساہیوال اور ملتان میں رہائش پذیر ہو چکی ہے۔ میاں منظور احمد موہل مرحوم جو پنجاب کی سیاست میں نمایاں رہے موہل خاندان کے فرد تھے۔ اور ضلع بہاولنگر کے رہائشی تھے۔

۶ : مرل یا مرڑل

یہ چوہان الاصل کہلاتے ہیں۔ ضلع جھنگ میں پائے جاتے ہیں ایک رائے یہ بھی ہے کہ کھرل خاندان سے ہیں۔

۷ : چھٹہ :-

ضلع مراد آباد کے سنبھل قصبہ میں آباد رہے - جہاں چوہانوں کا قلعہ آج تک موجود ہے - پنجاب میں آنے کے بعد سن ۱۶۰۰ء میں ان کا ایک بزرگ مسلمان ہو گیا تھا - جاٹوں میں رشتہ داریوں کی وجہ سے جاٹ کہلوانے لگے ہیں -

۸ : چوٹیہ :-

" گلشن چوٹیہ کے مطابق " چوٹیہ خاندان کا مورثِ اعلیٰ میاں چند چوہان تھا - جو بارھویں تیرھویں صدی عیسوی کے راجپوتوں میں بہادر و جوانمرد جوان تھا - راجہ مانک رائے چوہان کی اولاد میں سے گھنگ نامی معروف شخص گزرا ہے - اس کے چار فرزند ہوئے - اجیرہ، چند، کتھ اور بھی کرن چند کا فرزند چوٹیہ ہوا - جس کی نسل چوٹیہ خاندان کے نام سے مشہور ہوئی یہ خاندان اورنگ زیب مغل بادشاہ کے عہد میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے - پہلا شخص جو ہوا - اس کا اسلامی نام میاں رحمت علی رکھا گیا - قبل از اسلام اس کا نام میاں دولہ تھا - ہندوستان میں ہندو اور سکھ چوٹیے بھی آباد ہیں -

۹ : سوہنی گرا :-

یہ خاندان بھی چوہان خاندان کی شاخ ہے - ناڈول کے رہنے والے چوہانوں کی نسل سے ہیں - سوہنی گرا پر قبضہ کرنے کی وجہ سے سوہنی گرا چوہان کہلوائے -

۱۰ : دیوڑہ یا سروھیا :-

جناب شہادت علی خاں کی تحریر کے مطابق " اس خاندان کا مورثِ اعلیٰ دیوٹ نامی ایک چوہان راجپوت تھا - جس نے راجپوتانہ سے

مشہور پہاڑ کوہ آبو اور مشہور صحت افزا مقام سروہی کو اپنی ریاست کا دارالخلافہ بنایا۔ جہاں یہ خاندان انگریزی عہد تک حکمران چلا آیا۔ علاقہ تھانہ تاندلیانوالہ میں اس خاندان کا صرف ایک گاؤں ہے۔

۱۱ : بھدوریہ :۔

علاقہ بھداور میں راج کرنے کی وجہ سے اس نام سے مشہور ہو گئے۔ شاہ جہان مغل بادشاہ کے درباری اُمراء میں شامل تھے۔

۱۲ : ہاڑا :

بقول شہادت علی خاں "یہ خاندان متحدہ ہندوستان میں سنٹرل انڈیا کی ریاست کوٹہ و بوندی پر ۱۹۴۷ء تک حکمران چلا آیا۔ بہت ہی بہادر گروہ ہے۔ شاہ جہان کے بیٹوں کی جنگ تخت نشینی کے موقع پر ہاڑا راجپوتوں نے شاہ جہان کے حق میں قربانیاں دے کر بڑا نام پیدا کیا۔

"راؤ مظفر حسین کے مطابق"

شاہ جہان بادشاہ کی عنایت شاہی سے راؤ مادھو سنگھ یعنی راؤ رتن سنگھ کے دوسرے فرزند کو ان جانبازیوں کے صلے میں کوٹہ کی ریاست عطا کی تھی۔ ۱۶۲۵ء میں اس رئیس کا انتقال ہوا۔ پانچ بیٹے یادگار چھوڑے جن کے نام کمند سنگھ، راؤ موہن سنگھ، راؤ جھوجھار سنگھ، راؤ کنھی رام کشور سنگھ (۱۲۵، ۱۲۶)

۱۳ : شیخانی :۔

اس قبیلے کے متعلق راؤ مظفر حسین نے اپنی کتاب میں بہت معلومات درج کی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"شیخانی یا شیخا. جی یا شیخ میر راجپوتوں کی ایک بڑی جاگیردار کی شاخ ہے اور سلسلہ حسب ونسب چوہان راجپوتوں سے جا ملتا ہے۔ لیکن خوبی قسمت وموافقت ایام نے ان کو ریاست کا ہم پلہ بنا دیا۔ اس گروہ کا کوئی ذاتی قانون نہیں تھا اور نہ کوئی خاص سرغنہ تھا۔ مگر جو کام کیا جاتا تھا وہ فوائد عامہ کی غرض سے کیا جاتا تھا۔ یہ فرقہ اموی مالگزاری سے اپنی قوت بازو کے زور سے باہر تھا۔ اور جب کوئی معاملہ یا مرحلہ پیش آتا تھا تو قوم کے کل رئیس اودے پور میں مجتمع ہو کر ضروری مشورہ کر لیا کرتے تھے۔ راجہ اودے پور کے تیسرے فرزند ارجمند کا نام بایوجی تھا۔ شیخانی رئیس اس کی اولاد ہیں۔ راجہ اودے کرن نے ۱۳۸۹ء میں جب کہ میر راجپوت کی گدی تھی۔ اس زمانے میں شیخانی راجپوتوں کا کل رقبہ مہاراجگان دہلی کی چوہان اور تنور راجپوتوں کی اولاد کے قبضہ میں تھا۔ شیخانی راجپوت کسی کے اطاعت گزار نہ تھے۔ لیکن دہلی کے اہل سیف اور اہل اسلام قوت بازو سے ان کو دبا کر خراج لے لیا کرتے تھے۔

راؤ بایوجی کی جاگیر امرت سر میں تھی۔ اس کے تین بیٹوں میں سے راؤ موکل جی باپ کا جانشین ہوا۔ راؤ موکل جی پہلے لاولد تھے۔ لیکن ایک مسلمان مرتاض کی دعا سے اس کی امید بر آئی۔ اس ولی کو شیخ برہان کے نام سے شہرت تھی۔ اس لئے اس کے نام پر راؤ موکل جی نے اپنے فرزند کا نام راؤ شیخا جی رکھا۔ جس سے راجپوتوں میں ایک نئی شاخ شیخاوت یا شیخانی ہوئی۔ اس کی ایک کثیر تعداد آج بھی راجپوتانہ میں آباد ہے۔ شیخ برہان کا

مزار راجپور سے چھ میل اور سکونت راؤ مو کل سے چودہ میل کے فاصلے پر موجود ہے۔ اس شیخ کا زمانہ حملہ تیمور کے بعد کا تھا اس لئے بہادر اور قناعت پسند راجپوتوں کی دعوت اسلام کے لئے اس نے یہاں قیام کیا تھا۔ اور یہیں راؤ موکل جی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راؤ موکل جی دیرینہ سال تھے۔ لہٰذا شیخ برہان کی خدمت میں حاضر ہو کر التجا کی کہ حضرت میں ابھی تک لاولد ہوں اور عمر رسیدہ ہو رہا ہوں۔ آپ کچھ کرامات دکھائیں تاکہ میں صاحب اولاد ہو جاؤں شیخ برہان صاحب نے دعا دی۔ میعاد مقررہ کے بعد دعا نے اپنا اثر دکھایا تو راؤ موکل جی نے لڑکے کی ولادت کی خوشی منائی اور اس بچہ کا نام شیخ برہان کی عقیدت میں شیخا جی رکھ دیا۔ شیخ برہان کا حکم تھا۔ سؤر کے گوشت سے قطعی پرہیز کریں۔ خون دار گوشت نہ کھائیں اور جب اس کی نسل میں لڑکا پیدا ہوا تو محمدی کلمہ پڑھ کر قربانی کے بکرے کا خون اس کے سر پر چھڑکا جائے۔ چھ سو برس گزر جانے کے بعد بھی شیخاوت فرقے میں شیخ کی ہدایت کی تعمیل ہوتی ہے۔ شیخاوتی قوم دس ہزار مربع میل میں آباد تھی۔

راجپوت ہندو زمانہ قدیم میں سؤر کا گوشت کھایا کرتے تھے مگر شیخاوتی فرقے نے سؤر کا شکار کرنا بھی چھوڑ دیا۔ راجپوتانہ میں لڑکے دو برس کی عمر تک سہرا اور کالا گھگھرا پہنتے اور سیاہ ٹوپی رکھتے ہیں۔ راجپوتانے میں شیخ برہان کی اس قدر عزت کی جاتی ہے کہ قوم شیخاوتی راجپوت زرد جھنڈے میں کالا پھریرا استعمال کرتے ہیں۔ امرتسر اور اس کا ملحقہ علاقہ گو شیخاوتی راجپوتوں سے دور ہے

لیکن شیخ برہان کی درگاہ ان کی امید گاہ ہے۔ شیخ برہان کی اولاد کے سینکڑوں گھر شہر نالا کے قریب آباد ہیں۔ اور ان سب کو جاگیریں ملی ہوئی ہیں۔

شیخا جی نے عالم جوانی میں گرد و نواح کے تین سو ساٹھ دیہات آباد کیے۔ ان کے اس عروج پر میرا راجپوتوں نے کان کھڑے کئے اور فوج کشی کی۔ شیخا جی نے پٹھانوں کی مدد سے متواتر حملوں میں داد شجاعت دی لیکن کامیابی ہر دفعہ میرا راجپوتوں کی ہوئی۔ قوم شیخانی راجپوت اب تک راجہ میر کی مطیع ہے اور خراج میں صرف بچھڑے نذر کیا کرتی ہے شیخانی راجپوتوں نے آول اول آئیسا زور پکڑا۔ اور ایسے حالات رونما ہوئے کہ شیخانی راجپوتوں نے میرا راجپوتوں کی اطاعت سے خود مختاری حاصل کی۔ لیکن سوائی راجہ جے سنگھ نے سلطنت دہلی کی صوبہ داری کے زمانے میں بزور طاقت شیخانی راجپوتوں کو مطیع کیا۔ اور معاوضہ حاصل کیا۔

(ٹاڈ راجستھان حصہ دوم صفحہ ۱۲۵ تا ۱۲۳۰)

قائم خانی:۔

یہ بھی چوہان قبیلے کی معروف شاخ ہے۔ نواب قائم خاں بہادر جرنیل تھا۔ اسلام سے قبل اس کا نام کنور کرم سنگھ تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد قائم خاں نام رکھا گیا۔ اس کے باپ کا نام راجہ موٹے رائے اور والدہ کا نام کنولا دیوی تھا۔ یہ چھ بھائی تھے۔ جے چند، جیٹے سنگھ، کرم سنگھ جگمال سنگھ، جبس کرن اور بھوج راج

راجواڑہ خاندان کے مطابق" قائم خانی راجپوت" راجپوتانہ کی

مختلف ریاستوں میں آباد تھے۔ قیام پاکستان کے بعد خاص طور پر میرپور خاص (تھرپارکر) ضلع حیدرآباد میں آکر آباد ہوئے۔ قائم خانی راجپوتوں کے افراد یوں تو پاکستان کے مختلف شہروں میں آباد ہیں۔ مگر اکثریت مذکورہ بالا اضلاع چھوٹے بڑے شہروں میں آباد ہیں۔ ان کا آبائی پیشہ شروع سے سپاہ گری اور کاشت کاری رہا ہے۔ افواج پاکستان میں اعلیٰ منصب حاصل کیے ہیں۔ جن میں کرنل میجرز کیپٹنز کی تو بھاری تعداد ہے جسے رزم قلم میں لانا مشکل ہے۔ تاہم محمد بشیر خاں میجر جنرل کے عہدے تک پہنچے اور حکومت پاکستان کے وزیر بھی تھے۔ علاوہ ازیں اعلیٰ سرکاری اور سول سروسز میں بھی قائم خانی راجپوتوں نے اپنا نام اور مقام پیدا کیا نجی کاروبار میں بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔"

مزید تحریر ہے کہ "کنور کرم سنگھ (نواب قائم خاں) بچپن سے ہی شریف النفس، رحم دل، جواں ہمت، بہادر، شمشیر زنی کے ماہر حربی تکنیکوں سے کُلّیتاً بہرہ ور، خدا ترس انسان تھے۔ اچانک ایک بار نواب قائم خاں کی ملاقات شہنشاہ ہند فیروز شاہ تغلق سے شکار کھیلنے کے دوران ہوئی تو انہوں نے نواب صاحب کی خداداد صلاحیتوں کو بھانپ لیا اور انہیں دہلی لے گئے۔ وہاں جاکر آپ اسلامی تعلقات سے متاثر ہوئے اور دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ان کی اولاد خود کو اپنے جدِ امجد کی نسبت سے قائم خانی راجپوت کہلاتی ہے۔" (راجواڑہ)

بقول شہادت علی خاں کچھی "نواب قائم خاں کی اولاد نے علاقہ شیخاوائی میں فتح پور کا شہر اور قلعہ تعمیر کروایا مگر ازاں بعد بدامنی کے نتیجہ میں ان کے اکثر خاندان حیدرآباد دکن چلے گئے۔ ضلع حصار میں قصبہ جھونیہ

ان کا اہم مرکز تھا۔ قائم خوانی راجپوت اب ضلع ملتان کے علاقہ کہروڑ پکا اور صوبہ سندھ میں میرپور خاص کے علاقہ میں بکثرت آباد ہیں۔ جھبر نیپر قصبہ کے نوابوں کی شاخ سے کنور عنایت علی خاں قصبہ پیر محل میں آباد ہے۔ بقایا خاندان کہروڑ پکا اور لاہور میں مقیم ہے۔ جن میں نواب عباس علی خاں ایڈووکیٹ لاہور بہت اہم شخصیت ہیں۔ چوہانوں کی اس شاخ کے نوابین کے نام درج ذیل ہیں۔

۱ : نواب قائم خاں

۲ : نواب تاج خاں اوّل

۳ : نواب فتح خاں

۴ : نواب جلال خاں

۵ : نواب دولت خاں

۶ : نواب نہر خاں

۷ : نواب تاج خاں دوم

۸ : نواب الف خاں

۹ : نواب دولت خاں

۱۰ : نواب سردار خاں

۱۱ : نواب دیندار خاں

۱۲ : نواب رشید خاں

۱۳ : نواب سردار خاں

۱۴ : نواب کامیاب خاں

۱۵ : نواب محراب خاں

خانزادہ راجپوت

راجا ناہر خاں کی اولاد خود کو خانزادہ راجپوت کہلاتی ہے - یہ قبیلہ بھی راجپوتوں کا چوہان قبیلہ ہے - ان کا شجرہ نسب بھی پرتھوی راج سے ملتا ہے - ان کا اصل وطن بھی راجپوتانہ تھا - مگر بعد ازاں ہجرت کر کے میوات، الور اور ہریانہ کے علاقوں میں آباد ہو گئے۔

(راجواڑہ خانیوال) - اسی رسالے کے مطابق "راجہ ناہر خاں بہت بہادر اور شیر دل انسان تھا - ان کی شجاعت اور بہادری کے ڈنکے چار دانگ بج رہے تھے - ایک مغل حکمران کو یہ خدشہ پیدا ہوا - کہ کہیں ناہر خاں اس کے لیئے مصیبت نہ کھڑی کر دے - لہٰذا مغل بادشاہ نے ایک خونخوار شیر کو کئی دن تک پنجرے میں بھوکا پیاسا رکھا - اور ناہر خاں کو گرفتار کر کے بھوکے شیر کے پنجرے میں ڈال دیا - جب شیر نے ناہر خاں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا تو اس کی ہمت نہ پڑ سکی کہ وہ اپنی بھوک مٹانے کے لیئے ناہر خاں پر حملہ کر دے - ناہر خاں نے شیر کے دونوں جبڑے پکڑ کر بیچوں بیچ چیر کر پھینک دیئے - اس کارکردگی پر انہیں خاں کا لقب دیا گیا۔"

" خانزادہ راجپوتوں نے بھی اعلیٰ فوجی سرکاری اور نیم سرکاری ملازمتوں میں عہدے حاصل کیئے ہیں - جبکہ آبائی پیشہ کاشتکاری کو ترک نہیں کیا اس قبیلے میں بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں جو اعلیٰ منصبوں پر فائز ہیں ضلع گوجرانوالہ کے گاؤں میں بریگیڈیئر بشیر احمد مرحوم تھے - جنہیں جنرل رومیل کا خطاب حکومت جرمنی نے دیا تھا۔"

اس گوت کے خانزادہ مسیح الوری یوں وضاحت کرتے ہیں -

"خانزادہ راجپوتوں کے جدِ امجد بہادر ناہر خاں کا ہندو نام سانبر پال تھا۔ ۷۵۴ھ ہجری میں فیروز شاہ تغلق بادشاہ کے زمانے میں مسلمان ہوئے بہادر نام رکھا گیا اور دربار شاہی سے بہادری کی وجہ سے ناہر کا خطاب پایا۔ ناہر ہندی زبان میں شیر کو کہتے ہیں۔ یہ دونوں بھائی تھے۔ دوسرے کا نام سوبر پال تھا۔ جس کا مسلمان ہونے کے بعد چھجو خاں نام رکھا گیا۔ جب راجہ تہن پال کی اولاد کو بیانہ سے نکالا گیا تو اس کا بیٹا بالا پال ادھر ادھر پھرنے کے بعد ایک پہاڑ کے اوپر ۱۱۹۳ھ ہجری میں موضع اجان گڑھ آباد کیا۔ جو قصبہ کا مان تھا۔ ریاست بھرت پور سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے وہاں پر باند پال نے سکونت اختیار کی۔ باند پال کے بعد اس کا بیٹا انتے پال ہوا۔ انتے پال کے بعد ادھان پال ہوا۔ اس نے موضع کلتا نج پور پرگنہ تجارہ کے پاس پہاڑ کے اوپر موضع دوسالہ آباد کیا۔ اس کے کھنڈرات آج بھی موجود ہیں۔ ادھان پال کے بعد اس کا بیٹا انسر راج ہوا۔ اس نے موضع سر ہیٹہ پرگنہ تجارہ میں آباد کیا۔ اس کے چھ بیٹے ہوئے۔ آسی عرف اسبھا راجہ جاتسی، لکھن سی، گوتھ راج، دھرم سی، چنانچہ آسی جاتسی، لکھن سی اور گوتھ راج کی اولاد پہلے ہی مسلمان ہو گئی تھی لیکن پال کے دو بیٹے سانبر پال اور سوبر پال بھی فیروز شاہی دور میں ۷۵۴ھ میں مسلمان ہو گئے۔"

بہادر ناہر خاں کے نو بیٹے تھے۔ جن میں انہوں نے میوات کے حصے کر کے بانٹ دیئے تھے۔ تاکہ ان کی وفات کے بعد بھائیوں میں کوئی تنازعہ پیدا نہ ہو۔

۱۔ شاہ محمد خاں کو ریواڑی	۲۔ بہادر خاں کو الور
۳۔ ملک علاؤالدین خاں کو تجارہ	۴۔ شہاب خاں کو پہاڑی

۵ - ملک اہردو خان کو اندورہ ۶ : ملک سراج خان کو سنہ
۷ - ملک نور خان کو نورج ۸ - نظام خان کو سانڈی کھیڑا
اور فتح خان کو کلینجر۔

دھرم سی کے چار بیٹے تھے چیپل، کوتل، راحل اور بیجل، جیپل فقیر ہو گیا۔ جس کی اولاد سے حسنی فقیر ہوئے۔ کوتل کی اولاد دنگا ڈی میں آباد ہو گئی۔ راحل کی اولاد موضع رودندن والے لوگ ہیں۔ بیجل خدا پرست اور متقی آدمی تھا۔ رات دن گیان میں لگا رہتا تھا۔ بہادر خان کے کہنے پر مسلمان ہوا۔ لیکن لاولد مر گیا۔ (پیام راجپوت کراچی)

گھوڑے والہ چوہان

یہ بھی چوہان خاندان کی معروف گوت ہے۔ رانا اودے سنگھ کے دور میں چوہانوں نے شہاب الدین غوری کو ایک قیمتی گھوڑا پیش کیا تھا۔ اُس نے خوش ہو کر علاقہ بست دوآبہ یعنی جالندھر، ہوشیار پور، گورداسپور اور امرت سر عنایت کیا۔ اس خاندان کا مورث اعلیٰ رانا شنکر داس تھا۔ جو کہ مسلمان ہوا۔ اُس کی اولاد گھوڑے والہ راجپوت ہے۔ ہندوستان میں قصبہ راہوں اور گڑھ شنکر میں یہ لوگ کثیر تعداد میں آباد تھے یہ چوہان زیادہ تر اپنے نام کے ساتھ رانا لکھواتے ہیں۔ شاید اسی لئے کسی نے کہا ہے۔

سہ
اہل گڑھ شنکر بھی دانا ہو گئے
آ کے پاکستان رانا ہو گئے

ہوشیار پور مشرقی پنجاب میں ایک ایسا ضلع تھا۔ جہاں راجپوت قوم

آباد تھی۔ جائیداد اور تعلیم کے لحاظ سے سب علاقوں سے آگے ہیں۔ کوہ شوالک کی ٹہنی میں علاقہ راہوں اور گڑھ شنکر پر کسی زمانہ میں راجہ شنکر داس کی حکومت تھی۔ شہر گڑھ شنکر بھی اُسی راجہ کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ اُس کی نصف اولاد مسلمان ہو گئی تھی۔

سہو

یہ بھی چوہان خاندان کی معروف گوت ہے۔ ان کا تعلق بھی ضلع حصار سے ہے۔ تقسیم ہند کے بعد پنجاب میں مختلف علاقوں میں بکھر گئے۔ اِس گوت میں بھی پڑھے لکھے افراد کی کثرت ہے۔

طلب دعا:!

محمد اصغر ریاض جوئیا چوہان راجپوت

رحیم یار خان

سابقہ

ضلع حصار تحصیل فتح آباد موضع بیگھڑ ہریانہ انڈیا۔